فون نمبر ۲۹

جلد ۴۷/۱۲ ۱۵ صلح ۱۳۳۷ ھش ۱۵ جنوری ۱۹۵۸ء نمبر ۱۳

REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ جنوری۔ آج صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوسکی۔ کل صبح حضور نے صحت دریافت کرنے پر فرمایا تھا کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۱۴ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کو چند دن سے اعصابی تکلیف زیادہ ہے احباب دعا فرمائیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کو کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— محترمہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کو آجکل درد اور بے چینی کی بہت تکلیف ہے احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ پیغام

احباب جماعت کے نام

برادران جماعت احمدیہ!

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

جو وعدے "وقفِ جدید" کی امداد کے لئے آرہے ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ شاید چھ روپے سالانہ چندہ انتہائی حد ہے۔ مگر یہ بات غلط ہے اتنی بڑی سکیم کو چلانے کے لئے لاکھوں روپے کی ضرورت ہوگی۔ مگر وہ تو آہستہ آہستہ ہوگا۔ سردست تو قدم بہ قدم چلا جائے گا۔ جیسے تحریکِ جدید کا کام قدم بہ قدم چلا ہے۔ لیکن دوستوں کی اطلاع کیلئے میں یہ شائع کرتا ہوں کہ جس کی توفیق ۱۲ روپے سالانہ کی ہو وہ ۱۲ روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ جس کی توفیق ۵۰ روپے سالانہ دینے کی ہو وہ ۵۰ روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ چھ سو شائع ہو چکا ہے۔ اور چھ ہزار چھ سو چھ سے سو گنے زیادہ ہے۔ پس جن کو توفیق تھی۔ وہ ۱۲ روپے لکھوا سکتے تھے۔ ۲۵ روپے لکھوا سکتے تھے ۵۰ لکھوا سکتے تھے۔ سو لکھوا سکتے تھے۔ میرا ارادہ ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ دوں۔ پہلی تحریک کے وقت میں بھی میں نے چندہ یکدم نہیں بڑھایا تھا۔ پہلے سال میں نے تین سو دیا تھا۔ اس سال گیارہ ہزار لکھوایا ہے۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ چوبیس پچیس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔ اور ساری جماعت کا ملکر چھ سات لاکھ ہو جائے۔ جس سے امید ہے کہ ہم انشاء اللہ کراچی سے لے کر پشاور تک جال رُشد و اصلاح کا پھیلا سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔ اور نیک کاموں میں بڑھ بڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے۔ اور آپ کے مالوں میں برکت دے۔ تاکہ آپ بڑھ بڑھ کر دین کے کاموں میں حصہ لیں۔ یہ بھی میں اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جہاں امیر آدمی بہت زیادہ دے سکتے ہیں وہاں چھ غریب آدمی ملکر ایک ایک روپیہ ڈالکر چھ روپے پورے کر سکتے ہیں۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

۱۳ جنوری ۱۹۵۸ء

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ۔ ربوہ
مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۵۸ء

اسلامی مذاکرہ

صدر سکندر مرزا نے "اسلامی مذاکرہ" کی افتتاحی تقریر میں بعض باتیں "منتظم ملائیت" کی مذمت میں فرمائی ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

"اسلام میں منتظم ملائیت خام اور کم علم ملاؤں پر مشتمل رہی ہے جنہوں نے صدیوں سے ممبروں کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ مسجد کے اندر ملاّنے اسلام کو عجیب و غریب توہمات میں ڈوبا ہوا افسانہ اور ترقی کی تمام تحریکات کا مخالف بنا کر پیش کیا تو مسجد کے باہر اس نے اسے سیاسی اقتدار کا آلہ بنایا۔"

ظاہر ہے کہ صدر سکندر مرزا کا اشارہ علمائے حق کی طرف نہیں ہے مگر بعض دینی کہلانے والے اخبارات نے اِن باتوں پر سخت لے دے کی ہے۔ حالانکہ یہی دینی کہلانیوالے اخبارات خود بھی ایسی مُلائیت کے خلاف جب لکھنے پر آتے ہیں تو اس سے سخت تر باتیں کہہ جاتے ہیں۔ یہی دو رُخی پالیسی ہے جو ان اخبارات کی اصلاحی جد و جہد کو کسی نتیجہ پر پہنچنے نہیں دیتی۔ بلکہ مسلمانوں میں تفریق و تشتّت کی خلیج کو وسیع تر کرتی چلی جاتی ہے۔

صدر سکندر مرزا کی اِن باتوں پر سب سے زیادہ احتجاج مودودی صاحب کی جماعت اور اہلِ حدیث کے اخبارات نے کیا ہے۔ گویا کہ یہ دونوں فرقے ملائیت کے بڑے حامی ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب کی جماعت کے اخبارات ایسی ملّائیت سے خود سخت معترض ہیں اور ہمیشہ اس کے خلاف آواز اُٹھاتے رہتے ہیں۔ اگرچہ جیسا کہ ہم ابھی دکھائیں گے خود یہ جماعت بھی پرلے درجہ کی ملّائیت میں گرفتار ہے اور جو کچھ صدر سکندر مرزا نے اسکے متعلق کہا ہے وہ اس جماعت کے اکابر پر حرف بحرف صادق آتا ہے۔

اس جماعت کی خصوصیت یہ ہے کہ ہمیشہ دو رُخی چال چلتی ہے۔ جیسا کہ گذشتہ فساداتِ پنجاب میں مودودی صاحب نے اپنے کردار سے ثابت کیا ہے۔ وہ ایک طرف تو فسادی مولویوں میں اپنا رسوخ قائم کرنا چاہتے تھے اور دوسری طرف فسادات کی ذمہ داری سے بھی بچنا چاہتے تھے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب نے ہی اپنی تقریروں سے ۱۹۵۳ء کے شور و شر کو قتل و غارت کا رنگ دینے کی کوشش کی تھی جیسا کہ فساداتِ پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں فاضل ججوں نے نہایت وضاحت سے اِس امر کو بیان کیا ہے۔

یہ مودودی صاحب ہی تھے جنہوں نے اپنی تقریر میں برملا کہا تھا کہ یہاں ہندو مسلم والے فسادات رونما ہو جائیں گے۔ گورنمنٹ ہوُس میں مودودی صاحب نے جو وطیرہ اختیار کیا تھا اس پر بحث کرتے ہوئے تحقیقاتی عدالت کے ججوں نے صاف صاف آپ کے فساد انگیز رویّہ کی مذمت کی ہے۔

حیرت ہے کہ "اسلامی مذاکرہ" کی مجلسِ منتظمہ کے مولوی مودودی صاحب بھی رُکن تھے۔ چنانچہ "الاعتصام" ترجمانِ اہلحدیث لکھتا ہے:۔

"اس مجلس مذاکرہ کی مجلس منتظمہ میں مولانا مودودی صاحب بھی رکن تھے لیکن کسی عالم دین کو مولانا امین احسن اصلاحی کے سوا دعوت نہیں دی گئی تھی۔ اس لئے ان دونوں حضرات کے سوا کسی پاکستانی عالم دین نے کوئی مقالہ پیش نہیں کیا۔ مولانا مودودی صاحب نے اپنا مقالہ اُردو میں پڑھا مسلم ممالک کے مندوبین متعجب تھے کہ یہ مقالہ مندوبین کیلئے پڑھا گیا ہے یا لاہور کے معزز شہریوں کے لئے جو بطور سامعین ہال میں موجود تھے۔ اس مجلس مذاکرہ کی مجلس منتظمہ نے جس میں مولانا مودودی صاحب بطور رکن شریک تھے۔ پاکستان کے علماء دین کو دعوتِ شرکت میں انتہائی بخل اور تنگ دلی سے کام لیا۔ ابتداء میں تو صرف جماعت اسلامی کے دو بزرگوں کو دعوت دی گئی تھی لیکن بعد میں جب لاہور کے جمہور نے تقاضا کیا تو دوسرے اہل علم کو دعوت تو دی گئی لیکن مجلس مذاکرہ کے شروع ہونے سے صرف دو دن پیشتر۔ ظاہر ہے کہ ان اہم مسائل پر جن کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں اس قدر مختصر عرصہ میں کوئی محققانہ مقالہ نہیں لکھا جا سکتا۔ اسلئے لاہور کے بعض علماء تو شریک ہی نہیں ہوئے اور بعض نے شرکت کی لیکن کوئی مقالہ پیش نہ کر سکے۔"

(الاعتصام مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۵۸ء)

مودودی صاحب کہ جو در اصل فساداتِ پنجاب کو قتل و غارت کے رنگ میں ڈھالنے کے موجد تھے "مجلس مذاکرہ" میں اتنی اہمیت کیوں دی گئی۔ یہ ایک معمّہ ہے جس کا حل مشکل سے ہی ہو سکتا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "احمدیوں" کے خلاف جو برپا غنڈہ کیا گیا اس میں بھی در پردہ مودودی صاحب کا ہی ہاتھ تھا۔ اور جیسا کہ مودودی صاحب نے فساداتِ پنجاب میں یہ چال چلنے کی کوشش کی تھی کہ ایک طرف تو فسادات کی آگ کو بھڑکایا اور دوسری طرف علماء پر تمام ذمہ داری ڈال کر خود بچ نکلنے کی کوشش کی۔ اسی طرح اب بھی انہوں نے کیا۔ چنانچہ ہفت روزہ "ایشیا" جو مودودی صاحب کی جماعت کا ترجمان ہے "ایک دلچسپ ایجی ٹیشن" کے زیرِ عنوان لکھتا ہے:۔

"اسلامی مذاکرہ" کی تاریخیں جب قریب آنے لگیں تو لاہور کے کچھ مذہبی بزرگوں کو سخت پریشانی لاحق ہو گئی۔ یہ کچھ مشاورتیں ہوئیں۔ کچھ پوسٹر دیواروں پر چسپاں ہو گئے۔ کچھ بیان اخباروں میں آ گئے۔ ایک اعتراض یہ تھا اور معقول تھا کہ سر ظفر اللہ خاں کو اس مذاکرہ میں شریک کرنا اور خصوصاً کسی اجلاس کی صدارت کا اعزاز دینا عوام کے لئے وجہ اضطراب ہے۔ سو یہ وجہ اضطراب کسی طرح سے ختم ہو گئی۔ سر ظفر اللہ خاں نے معذرت کر دی۔ دوسرا اعتراض یہ تھا کہ اس میں علماء کو مدعو نہیں کیا گیا۔ یہ اعتراض بجا تھا اور اس اعتراض کو دفع کرنے کی کوشش منتظمہ کمیٹی کے بعض ارکان نے کی۔ اور چند ممتاز علماء کو ڈیلی گیٹ کی حیثیت میں شریک کر لیا گیا۔ لیکن جن کو شریک نہیں کیا گیا ان کی طرف سے ایجی ٹیشن پھر بھی جاری رہا۔ آخری اعتراض اب یہ باقی ہے۔ کہ اس مجلس میں یہودی، عیسائی اور منکرینِ حدیث اور تجدد پسند اور متفرنج مسلمان اسلام کو مسخ کریں گے حالانکہ مذاکرہ کے معنی ہی یہ ہوتے ہیں کہ مختلف طرز پر سوچنے والے لوگ اپنے اپنے نقطہائے نظر کو ایک مجلس میں پیش کریں۔ اس مجلس مذاکرہ میں جہاں غلط زاویۂ نظر سے کام لینے والے حضرات شریک ہو رہے ہیں وہاں صحیح الفکر اصحاب بھی شامل ہیں۔ ظاہر ہے کہ دونوں طرح کی چیزیں اس میں آئیں گی۔"

اِس عبارت میں جو تضاد بیانی کی گئی ہے۔ وہ مودودی صاحب کی جماعت کا ضمیر واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔

مدیر "ایشیا" اصول تو یہ پیش کرتے ہیں کہ مذاکرہ کے معنی ہی یہ ہوتے ہیں۔ کہ مختلف طرز پر سوچنے والے اپنے اپنے خیالات ظاہر کریں۔ لیکن ساتھ ہی چوہدری ظفر اللہ خان کے خلاف ایجی ٹیشن کو "معقول" بیان کرتے ہیں۔ گویا ان کے خیال میں یہودی، عیسائی، منکرینِ حدیث اور تجدد پسند جو چاہیں اسلام کے متعلق کہیں کوئی بات نہیں ہے لیکن اگر اجازت نہیں ہونی چاہیئے تھی تو چوہدری ظفر اللہ خان کو نہیں ہونی چاہیئے تھی۔

ایسے "اسلام" کا خدا ہی حافظ ہے جس کو ایسے خیر خواہ ملے ہیں۔ یہی وہ ملائیت ہے جس کی صدر سکندر مرزا نے اپنی افتتاحی تقریر میں مذمت کی ہے۔ اسلام کی یہ اجارہ داری جو منتظمین نے "مودودی صاحب" کو اپنی غلط فہمی سے عنایت کی ہے اس کی نظیر شاید ہی کہیں ملتی ہو۔ یعنی نہ صرف احمدیوں کو ہی مذاکرہ میں اپنے مقالات پڑھنے کی اجازت نہیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق

تقریر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقعہ جلسہ سالانہ

قسط نمبر

چھٹی دلیل

یُشَابِہُ اَبَاہُ

حُسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یتزوج ویولد لہٗ کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالےٰ مسیح موعود کو ایک ایسا صالح فرزند عطا کرے گا جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا۔ اور ولی نعمت اللہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ وہ اس کا جانشین ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے الہاماً فرمایا:۔

> "ایک اولوالعزم پیدا ہوگا۔ وہ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی وارجمند۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔"
> (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۳۵)

اس الہام کے الفاظ سوائے پہلے دو جملوں کے وہی ہیں جو اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں پسر موعود کے متعلق درج ہیں۔ اور سبز اشتہار میں اولوالعزم ہونا اس لڑکے کی صفت بیان کی گئی ہے۔ جس کا نام محمود اور دوسرا بشیر ہے۔ جو مصلح موعود کے نام ہیں۔

اور ۴ر دسمبر ۱۸۸۸ء کو حضرت خلیفہ اولؓ کو آپ نے خط میں لکھا۔

> "ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا۔ چنانچہ فرمایا کہ
> ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ جس کی نسبت فرمایا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔

یخلق اللہ ما یشاء۔"
(تذکرہ)

پس حدیث اور الہامات مسیح موعود علیہ السلام سے ظاہر ہے کہ پسر موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رنگ میں رنگین ہوگا۔ یہاں تک کہ ظاہری اور باطنی رنگ میں کئی امور میں اس کو آپ سے مشابہت ہوگی۔

(۱) مثلاً دعویٰ کے لحاظ سے دیکھیں تو جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ۱۸۹۱ء میں پچپن سال کی عمر میں کیا اسی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ ۱۹۴۴ء میں کیا جبکہ آپ کی عمر بھی پچپن سال کو پہنچ چکی تھی۔

(۲) پھر جس یقین اور ایمان اور استقامت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں تک امر حق پہنچایا اسی طرح آپ نے بھی تبلیغ حق کے سلسلہ میں وہی یقین وایمان اور ویسی استقامت دکھائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

> "یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرہ سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی آخر فتحیاب ہوں گا۔" (انوار الاسلام)

اسی طرح پسر موعود نے اپنے مقدس باپ کی مبارک نعش کے پاس کھڑے ہو کر یہ عہد کیا کہ:۔

> "اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا۔ تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا۔"
> (بحوالہ الحکم خلافت جوبلی نمبر صفحہ ۱۱)

(۳) پھر جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں فرمایا ؎

> مقام او مبیں از راہ تحقیر
> بدورانش رسولاں ناز کردند

ویسے ہی حضرت مصلح موعود کے متعلق فرمایا:۔

> اے فخر رسل قرب تو معلومم شد

پس جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک پر رسول نازاں ہوئے اسی طرح مصلح موعود کو فخر رسل قرار دیا گیا۔ جس سے مراد یہ ہے کہ وہ تمام رسولوں کی قوموں کو تبلیغ اسلام کا انتظام کرے گا۔ وہ قومیں جو اپنے رسولوں کی تعلیم بھول چکی ہوں گی اور توحید کی بجائے بت پرستی اور انواع و اقسام کے شرک میں مبتلا ہوں گی وہ اس کی تبلیغ کے نتیجہ میں توحید اسلام کے چشمۂ شیریں سے سیراب ہوں گی۔ اسلئے ان قوموں کی طرف جو پہلے زمانوں میں رسول آئے تھے۔ جن کی تعلیم سے وہ منحرف ہو چکی تھیں۔ وہ مصلح موعود پر فخر کریں گے۔ کہ اس نے انکی قوموں کی ہدایت کے لئے سامان مہیا کیا۔

(۴) پھر جیسے اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں یہ وعدہ کیا کہ "میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا۔"

اسی طرح مصلح موعود کے متعلق یہ پیشگوئی فرمائی کہ:۔

> "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(۵) پھر جس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفین اسلام پر اتمام حجت کی اسی رنگ میں پسر موعود نے کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

> "میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے۔ میں اس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے
> (۱) اگر آسمانی نشانوں میں میرا کوئی مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔
> (۲) اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اتر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔
> (۳) اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔
> (۴) اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی میری برابری کر سکے تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ (اربعین عـ۲ و ۳)

اسی طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت مصلح موعود کے ذریعہ بھی کئی آسمانی نشان اور اسرار غیبیہ ظاہر کئے۔ اور قبولیت دعا اور قرآنی نکات اور معارف بیان کرنے کا نشان عطا فرمایا۔

الہام الٰہی اور اسرار غیبیہ کے متعلق بہائیوں کو چیلنج کرتے ہوئے فرمایا:۔

> "حضرت مسیح موعود کے اظلال میں سے ایک میں ہوں۔ کہ مجھ پر خدا نے ایسے کلام نازل کئے جو وقت پر پورے ہوئے۔ اور آج بھی میں کہتا ہوں۔ لاؤ میرے مقابلے میں عبد البہاء کے خلیفہ کو اور پھر دیکھیں خدا تعالےٰ کس کی صداقت ظاہر کرتا ہے۔"
> (الفضل ۲۵/۲۹ اپریل ۱۹۲۲ء)

تمام مخالفین اسلام کو چیلنج کرتے ہوئے آپ نے بطور اتمام حجت قبولیت دعا کے نشان کے متعلق فرمایا:۔

> "میں حضرت مسیح موعود کے بعد تمام دنیا کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے

سچا ہونے کا یقین ہے۔ تو آگے آکر ہم سے مقابلہ کرے مجھے تجربہ کے ذریعہ ثابت ہو گیا ہے کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ اور کوئی مذہب اس کے مقابلہ پر ٹھہر نہیں سکتا۔ کیونکہ خدا ہماری دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے اور ایسے حالات میں قبول کرتا ہے۔ جبکہ ظاہری سامان بالکل مخالف ہوتے ہیں اور یہی اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی بہت بڑی علامت ہے۔ اگر کسی کو شک و شبہ ہو تو آئے اور آزمائے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ اگر کوئی ایسے لوگ ہیں جنہیں یقین ہے کہ ہمارا مذہب زندہ ہے۔ تو آئیں ان کے ساتھ جو خدا کا تعلق اور محبت ہے اس کا ثبوت دیں اگر خدا کو ان سے محبت ہوگی۔ تو وہ مقابلہ میں خود ان کی تائید کرے گا۔ ایک کمزور اور ناتوان انسان اپنے پیاروں کو دکھ اور تکلیف میں دیکھ کر جس قدر اس کی طاقت اور ہمت ہوتی ہے مدد کرتا ہے۔ تو کیا انہوں نے اپنے خدا کو ایک کمزور انسان سے بھی کمزور سمجھ رکھا ہے۔ جو ان کی مدد نہیں کرے گا۔ اگر نہیں تو میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ مقابلہ پر آئیں۔ تاکہ ثابت ہو کہ خدا کس کی مدد کرتا ہے اور کس کی دعا سنتا ہے۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی طرف سے لوگوں کو اس مقابلہ کیلئے کھڑا کریں۔ لیکن اس کے لئے یہ نہیں ہے کہ ہر ایک کھڑا ہو کر کہدے کہ میں مقابلہ کرتا ہوں بلکہ ان کو مقابلہ پر آنا چاہیئے۔ جو کسی فرقہ یا مذہب کے قائمقام ہوں۔ اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ خدا کس کی دعا قبول کرتا ہے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہماری دعا قبول ہوگی۔ افسوس ہے کہ مختلف مذاہب کے بڑے لوگ اس مقابلہ پر آنے سے ڈرتے ہیں۔ اگر وہ مقابلہ کے لئے نکلیں تو ان کو ایسی شکست نصیب ہوگی کہ پھر مقابلہ کرنے کی انہیں جرأت ہی نہ

رہے گی"۔

(زندہ مذہب ص۲۹)

پھر جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کے معارف کا علم دئے جانے کا دعوے کیا اور بالمقابل قرآن مجید کے معارف بیان کرنے کے لئے کوئی مقابل پر نہ آیا۔

اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی بالمقابل قرآن مجید کے نئے معارف بیان کرنے کے لئے چیلنج دیا۔ مگر کسی کو آپ کا چیلنج قبول کرنے کا یارا نہ ہوا چنانچہ ۱۶ر اپریل ۱۹۴۴ء کو آپ نے مصلح موعود کا اعلان کرنے کے بعد دہلی کے جلسہ میں معارف قرآنیہ کے متعلق اپنے چیلنج کو دہراتے ہوئے فرمایا

"کہ اب بھی میں یہ دعوے کرتا ہوں کہ بیشک ہزار عالم بیٹھ جائیں اور قرآن مجید کے کسی حصہ کی تفسیر میں میرا مقابلہ کریں مگر دنیا تسلیم کرے گی کہ میری تفسیر ہی حقائق و معارف اور روحانیت کے لحاظ سے بے نظیر ہے"۔

اس طرح آپ حدیث یتزوج و یولد لہ اور الہام مسیح موعود علیہ السلام کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا کے حقیقی مصداق ہو کر پیشگوئی مصلح موعود کے پورا کرنے والے ٹھہرے۔

ساتویں دلیل

مصلح موعود ہونے کا دعوے

اوائل ایام اختلاف میں منکرین خلافت کے اکابر نے کہا کہ ہمیں تو صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب کے موعود لڑکا ماننے میں کوئی عذر نہیں۔ اگر وہ خود اس کا دعوی کریں۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے اپنی کتاب "اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب" کے ص۲۷ میں حلفیہ بیان کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھا

"کم از کم میں اپنے متعلق فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس حلف کے بعد مجھ پر حرام ہوگا کہ میں حضرت میاں صاحب کے عقائد کے خلاف کچھ لکھوں یا میں قبول کروں گا یا میں دعاؤں میں لگ جاؤں گا۔ بہر حال میں خاموش ہو جاؤنگا۔ اگر وہ مصلح موعود ہیں تو پھر وہ حلفاً یہ بیان کریں کہ آیا الہاماً ان کو اطلاع ملی کہ وہ وہی فرزند ہیں۔ جس کا اشارہ سبز اشتہار میں ہے"

حاضرین اس سے سمجھ سکتے ہیں کہ منکرین خلافت بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ سبز اشتہار میں جس لڑکے کی پیدائش کی خبر دی گئی ہے وہی پسر موعود اور مصلح موعود ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سراج منیر اور تریاق القلوب اور حقیقۃ الوحی میں سبز اشتہار کے حوالہ سے تحریر فرمایا ہے۔ کہ اس کے مطابق محمود میرا بیٹا پیدا ہوا۔ گو سلسلہ کے رسائل اور اخبارات میں ۱۹۱۴ء سے لے کر ۱۹۴۴ء تک بہت سے مضامین اس موضوع پر لکھے گئے کہ آپ مصلح موعود والی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ مگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس وقت تک مصلح موعود والی پیشگوئی کا اپنے آپ مصداق قرار دینے کا اعلان نہ کیا۔ جب تک کہ بذریعہ رؤیا اور الہام آپ پر اس حقیقت کا انکشاف نہ ہو لیا۔ اور آپ کی زبان پر اللہ تعالے نے الہاماً یہ الفاظ جاری نہ کر دئے۔ کہ انا المسیح الموعود مثیلہ و خلیفتہ۔ اور مصلح الموعود کی سب سے بڑی علامت یہی تھی۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین ہوگا اور حسن و احسان میں آپ کا نظیر ہوگا۔ اس رؤیا کے بعد آپ نے ایک بار بلکہ متعدد بار حلفاً بیان کیا کہ آپ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے حقیقی مصداق ہیں چنانچہ آپ نے جلسہ ہوشیارپور میں فرمایا۔

"میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے۔ جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے۔

(الفضل ۱۹ر فروری ۴۴ء)

پھر لاہور کے جلسہ میں آپ نے فرمایا:۔

"میں اس واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے بھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں۔ جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔

(الفضل ۱۵ر مارچ ۴۴ء)

(باقی)

ضروری وضاحت

جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اندرون پاکستان کی تبلیغ کو وسیع اور منظم طریق پر چلانے کے لئے "وقف جدید" کی تحریک فرمائی تھی۔ اس تحریک کے دو حصے ہیں۔

اوّل:۔ ہر وہ احمدی جو تبلیغی شوق رکھتا ہو اور تعلیم کم از کم پرائمری تک ہو اس تحریک کے ماتحت اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرے۔

دوم۔ ہر احمدی کو چاہیئے کہ کم از کم وہ چھ روپیہ سالانہ چندہ "وقف جدید" کی مد میں دے۔ یہ چندہ دوست اپنی اپنی جماعتوں میں بھی ادا کر سکتے ہیں مگر جو دوست براہ راست بھجوانا چاہیں انہیں یہ رقوم "امانت وقف جدید" بنام افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوانی چاہئیں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر ہی ایک اور تحریک مقامی تبلیغ کے لئے مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے پیش کی تھی جس میں شریک ہونے والوں کے لئے ۲۵/-/- روپے سالانہ ادائیگی کی شرط ہے۔ یہ دونوں الگ الگ تحریکات ہیں۔ دوست اس فرق کو ملحوظ رکھیں۔

انچارج دفتر وقف جدید
دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ

جماعت احمدیہ کے ۶۶ ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روئیداد

۲۷ دسمبر کا پہلا اجلاس

(۲)

ایک استفسار اور اس کا جواب

مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی تقریر کے بعد (جس کا خلاصہ ۱۲ جنوری کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے) صدر جلسہ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھ سے ابھی ایک دوست نے دریافت کیا ہے کہ پہلے اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ میں لاہور میں منعقد ہونے والی اسلامی مجلس مذاکرہ میں شریک ہوں گا۔ اب بعض اخبارات میں یہ امر شائع ہوئی ہے کہ میں نے بعض اور مصروفیات کی وجہ سے اس میں شمولیت سے معذوری ظاہر کر دی ہے اس میں کہاں تک صداقت ہے؟ اس استفسار کے جواب میں سردست میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ اخباروں میں شائع ہونے والی دوسری خبر کا یہ حصہ تو صحیح ہے کہ میں مجلس مذاکرہ میں شریک ہونے کے لئے نہیں جا رہا۔ لیکن میرے شریک نہ ہونے کی یہ وجہ نہیں ہے کہ مجھے کوئی اور کام پڑ گیا ہے یا بعض اور مصروفیات پیدا ہو گئی ہیں۔ میرے شریک نہ ہونے کی جو وجہ ہے اُسے میں سردست بتانا نہیں چاہتا وہ مجلس مذاکرہ کے منتظمین کو معلوم ہے وہ اگر چاہیں گے تو ظاہر کر دیں گے یا اگر میں مجبور ہوا تو اسے بیان کر دوں گا۔

اشاعتِ اسلام مشرق و مغرب میں اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داری

صاحب صدر کی اس وضاحت کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید نے "اشاعتِ اسلام مشرق و مغرب میں اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داری" کے موضوع پر ایک پُر از معلومات اور نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ ہدایت و زیرِ نگرانی اطراف و جوانب عالم میں ہونے والی تبلیغ و اشاعت اسلام کی نہایت دلچسپ تفصیلات اور اس کے صد درجہ خوشکن اثرات بیان کرنے کے علاوہ مشرق و مغرب کے مختلف ممالک سے شائع ہونے والے کثیر الاشاعت اخبارات کے بعض اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے جن میں کھلے دل سے اس امر کا اعتراف کیا گیا تھا کہ آج جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجے میں اسلام مشرق و مغرب میں بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے اور ہر جگہ عیسائیت اس کی بڑھتی ہوئی یلغار کی تاب نہ لا کر پسپا ہو رہی ہے۔ آپ کی تقریر کے نتیجہ میں یکجائی طور پر اس عظیم روحانی انقلاب کی ایک جھلک سامعین کی آنکھوں کے سامنے آ گئی جو آج دنیا کے کونے کونے میں سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے وجود کی برکت سے رونما ہو رہا ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں دنیا رفتہ رفتہ اسلام کی آغوش میں آتی جا رہی ہے۔

دوران تقریر میں جوں جوں اس روحانی انقلاب کی جھلک اُجاگر ہو ہو کر احباب جماعت کے سامنے آتی جاتی تھی وہ روحانی مسرّت سے سرشار ہو کر اللہ اکبر اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے پُر جوش نعرے لگاتے جاتے تھے۔ اور بار بار فضا ان پُرجوش اسلامی نعروں سے گونج اٹھتی تھی۔

اگرچہ اس وقت بفضلہ تعالیٰ فلپائن، غانا، سیرالیون، نائیجیریا، لائبیریا، مشرقی افریقہ، ٹرینیڈاڈ، گرینا ڈا، ڈچ گی آنا، جرمنی، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، سکنڈے نیویا، انگلستان، سپین، امریکہ، ماریشس، برما، سیلون، سنگاپور، بورنیو، انڈونیشیا، شام، مسقط، لبنان، اسرائیل اور متعدد دوسرے ممالک میں اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ تاہم قلّت وقت کی وجہ سے دوران تقریر میں آپ صرف فلپائن، نائیجیریا، غانا، سیرالیون، لائبیریا، مشرقی افریقہ اور جرمنی میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا کسی قدر تفصیلی حال بیان کر سکے۔

آپ نے ان ممالک میں مساجد کی تعمیر، سکولوں، لائبریریوں اور دینی مدارس کے قیام، قابل قدر لٹریچر کی تیاری، اسلامی اخبارات و جرائد کے اجراء، سوسائٹیوں و انجمنوں میں لیکچروں کے ذریعہ پیغام حق کی اشاعت، ملکی ریڈیو پر خطبات جمعہ کے نشر کئے جانے اور ٹیلیویژن پر اسلامی تقریبات دکھائے جانے کے خصوصی انتظامات۔ اسلام کے مقابلے میں عیسائیت کی ناکامی اور پھر ان ممالک کی عیسائی اور مشرک آبادی کے اسلام کی طرف بڑھتے ہوئے میلان اور ان کے قبول اسلام کے ایمان افروز واقعات سنائے اور بالخصوص افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہی عیسائی پادری جو آج سے نصف صدی قبل یہ دعویٰ لے کر اٹھے تھے کہ وہ افریقہ میں اسلام کو ملیا میٹ کر کے رکھ دیں گے اب وہاں اسلام کی روز افزوں ترقی سے سخت پریشان ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں وہاں عیسائی کلیساؤں میں ایک کھلبلی سی مچی ہوئی ہے۔ اور وہ اس کوشش میں بری طرح ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں کہ اسلام کی بڑھتی ہوئی یلغار کو کس طرح روکا جائے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے پادریوں کی طرف سے شائع ہونے والی متعدد کتب۔ وہاں کے عیسائی اخبارات اور عیسائی کانفرنسوں اور سروے پارٹیوں کی رپورٹوں کے بہت سے حوالے پڑھ کر سنائے۔ نیز اس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ ان ممالک میں بعض بڑے بڑے ذی اثر لوگ جو اسلام کا درد رکھتے ہیں جماعت احمدیہ کی ان اسلامی خدمات کو بنظرِ استحسان دیکھتے ہیں اور ان خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ اس کی بھی بعض مثالیں آپ نے پیش فرمائیں۔

اپنی تقریر میں آپ نے ان مساعی کا جو اسلام کی تبلیغ اور اس کی نشأۃ ثانیہ کے استحکام کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جا رہی ہیں خاکہ پیش کرنے کے بعد اس ضمن میں افراد جماعت کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی آپ نے تحریک جدید کے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے۔ خدمتِ دین کے لئے زندگیاں وقف کرنے اور اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرنے کی اہمیت کی طرف نہایت مؤثر الفاظ میں توجہ دلائی۔

رقت آمیز دُعا کا پُر کیف منظر

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریر کے بعد مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر میں سے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی وہ معرکۃ الآراء نظم نہایت پُرسوز و پُردرد لہجے میں پڑھ کر سنائی جس میں حضرت سیدہ موصوفہ نے سیدنا حضرت امیر المومنین کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائے خاص کی تحریک فرماتے ہوئے احباب جماعت کو ان کے نہایت ہی اہم فرض کی طرف توجہ دلائی ہے۔ نظم پڑھے جانے کے دوران سامعین پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ کون سی آنکھ تھی جس سے آنسو رواں نہ تھے۔ اور کون سا دل تھا جو آستانۂ الٰہی پر سجدہ ریز ہو کر اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا نہ کر رہا تھا۔ ہزاروں ہزار مومنین ایک اور ہی عالم میں پہنچے ہوئے نہایت درد و سوز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے میں مصروف تھے کہ وہ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور حضور کا سایہ جماعت کے سر پر تادیر سلامت رکھے۔ درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کا یہ منظر روحانی کیف و سرور کا حامل تھا اور ایک نہایت مقدس و بابرکت لمحہ پر دلالت کرتا تھا۔

بعدہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن نے "پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق" کے موضوع پر ایک نہایت عالمانہ تقریر فرمائی۔ آپ کی یہ معرکۃ الآراء تقریر قسط وار الفضل میں شائع ہو رہی ہے۔

محترم شمس صاحب کی تقریر کے بعد ۲۷ دسمبر ۵۷ء کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۰ جنوری ۵۸ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ لاہور میں محترم سید بہاول شاہ صاحب نے میرے بیٹے عبد السمیع صاحب کیپٹن کا نکاح ہمراہ صدیقہ ملک بنت مکرم ملک محمد طفیل صاحب ٹمبر مرچنٹ راوی روڈ لاہور پانچ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو ہر دو خاندانوں اور سلسلہ احمدیہ کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(عبد الرشید (ڈاکٹر) آف کوئٹہ)

تحریک جدید کے انسپکٹران کا دورہ

ذیل میں تحریک جدید کے انسپکٹروں کے حلقہ جات کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اور تمامی جماعتوں کے عہدہ داران امیر یا پریذیڈنٹ سیکرٹری تحریک جدید و سیکرٹری مال اور خدام الاحمدیہ کے قائد۔ ناظم تحریک جدید اور ذی اثر و بارسوخ احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ حلقہ کے انسپکٹر سے تعاون فرماویں اور مدد فرماویں بغیر مقامی احباب کی مدد کے صحیح کام نہیں کر سکتے۔

عہدہ دار احباب کو یہ معلوم رہے کہ در اصل انسپکٹران کے کام، وعدہ اور وصولی کے لئے ایک مددگار ہے۔ تا ان کو وعدوں اور وصولی میں آسانی ہو۔ اس لئے اُن کا انسپکٹر کے ساتھ مدد کرنا اور تعاون کرنا گویا خود اپنے کام کی کامیابی ہے۔ امید ہے کہ عہدہ داران صاحبان انسپکٹروں کے ساتھ پورا تعاون کر کے دفتر کو خوشی کا موقع دیں گے۔

(۱) حافظ مولوی مبارک احمد صاحب پنشنر ضلع سرگودھا۔ گجرات۔ جہلم۔
(۲) چوہدری محمد نصیر صاحب ضلع سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔
(۳) " فیروز الدین صاحب ضلع منٹگمری۔ شیخوپورہ۔ لاہور۔
(۴) مولوی بدر الدین صاحب ضلع لائلپور۔ جھنگ۔
(۵) سید احمد شاہ صاحب ضلع ملتان۔ بہاولپور معہ حلقہ سابق سندھ۔ کوئٹہ۔

(وکیل المال تحریک جدید)

جلسہ سالانہ پر گم شدہ اشیاء

۱۔ ہمارے ایک مہمان بھائی کی جیب سے ایک سو تیس روپے کے پرانے پاکستانی نوٹ (جن کو وہ بدلوانے کے لئے لائے تھے) رومال میں بندھے ہوئے جلسہ کے آخری دن ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۵ء کو کہیں گم ہو گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو مہربانی فرما کر مجھے مطلع فرمائیں یا محترم مینیجر صاحب الفضل کو اطلاع دیدیں۔ (عبد الرشید زیروی مولوی فاضل فیض منزل ۵۱/۶ دار الرحمت وسطی ربوہ۔)

۲۔ ۲۵/۱۲/۵۵ کو بندہ لائلپور سے لاری اڈہ مائی کی جھگی سے بذریعہ بس ۹۲۹ جناب ٹرانسپورٹ بوقت ۱۲½ بجے دوپہر سوار ہوا۔ رش کی وجہ سے ہمارے سامان میں سے ایک چمڑے کا اٹیچی کیس جس پر زین کا غلاف چڑھا ہوا تھا اڈہ پر ہی رہ گیا۔ اس میں علاوہ پارچات اور کچھ نقدی کے ضروری دستاویز بھی ہیں۔ ہمارے بعد بھی آنے والی لاریوں میں ربوہ کی ہی سواریاں تھیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اٹیچی کیس کسی احمدی بھائی یا بہن کی نظر سے گذرا ہو یا ان کو مل گیا ہو۔ اگر کسی کو علم ہو تو اس کے متعلق بندہ کو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔ اور اس سلسلہ میں جو بھی خرچ ہوگا بندہ اس کو انشاء اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔
(فضل الرحمن بی۔ ایس۔ سی۔ اگریکلچر ٹیچر گورنمنٹ زراعتی فارم لائلپور)

نام کی تبدیلی

میں نے اپنا نام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے سعیدہ ملک ریاض کی بجائے شاہدہ ملک ریاض تبدیل کر لیا ہے۔ لہذا آئندہ میرا نام شاہدہ ملک ریاض ہوگا۔ (سعیدہ) شاہدہ ملک ریاض از دھرم پورہ۔ لاہور

دعوتِ ولیمہ

۲۰ر دسمبر ۱۹۵۵ء کو میرے بڑے بھائی سید داؤد احمد صاحب انچارج پی۔ او ڈبلیو ڈی ابن سید یاسین شاہ صاحب مرحوم کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ آپ کا نکاح مارچ ۱۹۵۶ء میں آسیہ بیگم بنت لطیف احمد صاحب آف منصوری دار الرحمت ربوہ کے ہمراہ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھا تھا اور ۲۹ دسمبر ۱۹۵۵ء کو رخصتانہ ہوا۔ بعض بزرگان سلسلہ اور دیگر مقامی احباب نے شرکت فرمائی۔ احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ (لطف الرحمن ناز ربوہ)

محترم خادم صاحب مرحوم کی رحلت پر

تعزیتی قراردادیں

قصور

مورخہ ۳۰/۱۲/۵۵ کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ قصور کا اجلاس ہوا جس میں مکرم ملک عبد الرحمن صاحب خادم کی وفات کے متعلق مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

۱۔ جماعت احمدیہ قصور محترم ملک صاحب مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ خادم صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے اقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

۲۔ آپ کی رحلت ایک قومی اور جماعتی صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ جماعت کو مرحوم کا نعم البدل عطا فرمائے۔

(نائب امیر جماعت احمدیہ قصور)

سکھر

جماعت احمدیہ سکھر نے سلسلہ کے بلند پایہ عالم ملک عبد الرحمن صاحب خادم کی وفات کو ایک قومی نقصان محسوس کیا ہے۔ آپ کا جنازہ غائب پڑھا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور سلسلہ کو ہمیشہ ایسے سرگرم کارکن عطا فرماتا رہے۔ جماعت سکھر ملک صاحب کے لواحقین سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

(قریشی عبد الرحمن سکھر)

بدوملہی

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مرحوم اور جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم مرحوم کی وفات پر ہم سب احمدی ان کے تمام رشتہ داروں اور عزیزوں سے اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم انہیں صبر جمیل عطا فرماوے۔ نیز جماعت احمدیہ کو یہ ایک صدمہ عظیم پہنچا ہے۔ مولا کریم جماعت کو صبر کی توفیق عطا فرماوے۔ اور نعم البدل عطا فرماوے اور ان کے درجات کو بلند کرے اور انہیں اپنے آقا کے پاس مقام علیین میں جگہ عطا فرماوے

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدوملہی
ضلع سیالکوٹ

گھسیٹ پور ضلع لائل پور

۱/۵۶ء کو جماعت گھسیٹ پور چک ۷۹ ج۔ ب کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں خادم صاحب کی بے وقت وفات پر اظہار افسوس کیا گیا۔ کہ ایک نوجوان مجاہد سپاہی جس نے جماعت کی تحریری و تقریری میدان میں سرفروشانہ خدمات سرانجام دیں۔ آج ہمیں داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مجاہد مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سیکرٹری اصلاح و ارشاد
چک ۷۹ گھسیٹ پور

چک چھٹہ

جماعت احمدیہ چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ مکرم عبد الرحمان صاحب خادم کی وفات پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتی ہے نیز آپ کے تمام عزیز و اقارب سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خادم صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے آمین۔

سلطان احمد مجاہد
چک چھٹہ

درخواست دعا

میرے برادر اکبر خدا کے فضل سے احمدی ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ثابت قدم رکھے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ اسلام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار ناظر علی خاں سابقہ کھوکھر تحصیل بٹالہ حال چک ۶۱ کھیم منگرالہ (ضلع لائل پور)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۷۳۲ میں چوہدری محمد ادریس ولد جمعدار محمد اسمٰعیل مرحوم قوم جٹ کھوکھر پیشہ زمیندار عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹۹/۷.R ڈاکخانہ ۹۹/۷.R ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت غیر منقولہ نصف مربع ۱/۲ ۱۲ ایکڑ واقع چک ۹۹/۷.R ضلع منٹگمری میں ہے۔ اس کی قیمت مبلغ سات ہزار ۷۰۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے بوقت وفات جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد محمد ادریس ولد جمعدار محمد اسمٰعیل مرحوم ۱۵/۱۱/۵۷
گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا
گواہ شد۔ نذیر احمد خاں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منٹگمری ۱۵/۱۱/۵۷

نمبر ۱۴۷۳۸ میں زینب بی بی زوجہ محمد شفیع صاحب سلیم پوری قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن سلیم پور ڈاکخانہ مرادپور ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حق مہر ۳۰۰/- روپیہ جو میرے خاوند نے ادا کر دیا ہے۔ زیور کنگنے طلائی وزنی ۲ تولہ قیمت ۲۰۰/- روپیہ کل جائیداد قیمت ۵۰۰/- روپیہ ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں علاوہ ازیں میں سلائی کا کام کرتی ہوں اس سے بھی جو آمد ہو میں تازیست اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (میرے خاوند نے میرا حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپے ایک سلائی مشین دیکر ادا کر دیا ہے۔ اس لئے سلائی مشین حق مہر کی جائیداد سے علیحدہ نہیں ہے۔ بلکہ اس میں ہی تصور کی جائے)

الامتہ۔ نشان انگوٹھا زینب بی بی زوجہ محمد شفیع سلیم پوری موضع سلیم پور ڈاکخانہ مرادپور۔ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ محمد شفیع سلیم پوری خاوند صیبہ ہیڈکوارٹر آفس (C-۲۱) ہر پی۔ او۔ الف واہ چھاؤنی

گواہ شد:۔ محمد شریف صاحب معتمد مال مجلس خدام الاحمدیہ ار۔ اینڈ۔ ای سیکشن پی۔ او۔ الف واہ چھاؤنی۔

نمبر ۱۴۷۲۳ میں فیروز الدین خاں ولد دارے خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن ہڑپہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت ۱۲۸ ایکڑ عارضی مستقل کنفرم Confirm ہو چکی ہے۔ واقعہ چک ۱۰۳/۷.R نزد ہڑپہ تحصیل و ضلع منٹگمری جس کی قیمت ۲۸۰۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میری بوقت وفات جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ فیروز الدین خاں ہڑپہ۔ ضلع منٹگمری۔ بقلم خود

گواہ شد:۔ احمد علی خاں ہڑپہ ضلع منٹگمری۔ بقلم خود

گواہ شد:۔ غلام رسول ولد رحمت خاں بقلم خود۔

دعائے نعم البدل

برادرم یار محمد صاحب بلوچ واقف زندگی کی پہلی بچی بعمر ۸ ماہ مورخہ ۱۲/۱/۵۸ بروز اتوار بعارضہ نمونیہ صرف آٹھ گھنٹہ بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب نعم البدل کی دعا فرما دیں۔
(مرزا سمیع احمد ربوہ)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

نمبر ۱۴۷۳۹ میں خورشید بی بی زوجہ چوہدری فضل حسین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۰/۱۲.L ڈاکخانہ ۸۵/۷ ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۰/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد حق مہر ۲۵۰/- روپے زیور طلائی وزنی ۲ تولے قیمت مبلغ ۲۰۰/- کل میزان ۴۵۰/- روپے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الراقم۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
الامتہ:۔ نشان انگوٹھی۔ خورشید بی بی زوجہ چوہدری فضل حسین صاحب ۲۹/۱۰/۵۷۔
گواہ شد۔ عبدالرحیم چک ۹۰/۱۲.L سیکرٹری تعلیم و تربیت ۹/۱۲/۵۷
گواہ شد نشان انگوٹھا۔ چوہدری فضل حسین خاوند موصیہ ۲۹/۱۰/۵۷

نمبر ۱۴۷۱۶ میں مسمات حسین بی بی زوجہ محمد حسین قوم گل پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن شیخ بستی گل ۱/۱ اوکاڑہ ڈاکخانہ ستلج کاٹن ملز اوکاڑہ ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۰/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ زیور طلائی و نقرہ اس وقت کوئی نہیں۔ میں اس مذکورہ رقم کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

راقم الحروف عنایت اللہ وصیت نمبر ۱۰۷۱۰
الامتہ نشان انگوٹھا حسین بی بی زوجہ محمد حسین صاحب سکنہ شیخ بستی گل ۱/۱ ڈاکخانہ ستلج ملز اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔
گواہ شد مستری محمد حسین خاوند موصیہ مذکورہ
گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۶/۱۰/۵۷

نمبر ۱۴۷۲۸ میں نیاز بیگم زوجہ احمد علی خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۰ء ساکن ہڑپہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حق مہر ۱۰۰/- روپے ہے۔ زیور کوئی نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ۔ نشان انگوٹھا نیاز بیگم زوجہ منشی احمد علی صاحب سکنہ ہڑپہ
گواہ شد:۔ غلام رسول ولد رحمت خاں ہڑپہ ضلع منٹگمری۔
گواہ شد احمد علی خاں خاوند موصیہ ہڑپہ ضلع منٹگمری۔
گواہ شد غلام رسول ولد رحمت خاں ہڑپہ ضلع منٹگمری۔

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کا اجلاس

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام جناب ڈاکٹر وزیر آغا صاحب ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی۔ مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۹۵۸ء بروز بدھ سوا نجے بعد دوپہر کیمسٹری تھیٹر میں "غزل کا مزاج" کے موضوع پر اپنا مقالہ ارشاد فرمائیں گے ارباب ذوق سے شرکت کی گذارش ہے
(معتمد بزم اردو)

درخواست دعا

میری لڑکی مبارکہ کے حلق پر فالج کا اثر ہے۔ جس کی وجہ سے پینے اور بولنے میں تکلیف ہے۔ مہربانی فرما کر احباب جماعت اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ سید عبدالغنی شاہ بیٹھا ڑانہ ضلع سرگودھا

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کیلئے ایک استانی کی ضرورت

مجھے فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں بچوں کو تعلیم دینے کیلئے ایک استانی کی ضرورت ہے جو سی ٹی جے۔ ایس ہو۔ صرف ایف اے، پاس یا بی اے پاس بھی درخواست دے سکتی ہیں۔ ایسی استانی کو جسے کسی انگریزی سکول میں پڑھانے کا تجربہ حاصل ہو ترجیح دی جائے گی

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

بیلداروں کی ضرورت

چند بیلداروں کی ضرورت ہے۔ جو باغات میں کام کرسکیں

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا لیکچر

مؤرخہ ۱۵ جنوری ۱۹۵۸ء بروز بدھ مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام جامعہ کے ہال میں صبح ساڑھے دس بجے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب ایک تقریر فرمائیں گے۔ جس کا موضوع ہوگا۔

"غیر ممالک میں تبلیغ کے سلسلہ میں مشکلات اور ان کا حل"

احباب کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔

(جمیل الرحمٰن رفیق بی۔ ایس۔ سی سیکرٹری مجلس علمی)

سیّدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا اہم ارشاد

زمیندار اصحاب اپنی زمینیں وقف کریں

سیّدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو "تحریک وقف جدید" فرمائی ہے۔ اس میں ایک مطالبہ یہ ہے کہ زمیندار اصحاب دس دس ایکڑ زمین وقف کریں۔ سیّدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خود اور مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے دس دس ایکڑ زمین وقف کردی ہے۔ بڑے بڑے زمیندار اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کو حضور کی آواز پر لبیک کہنا چاہیئے۔ اور جلد از جلد حضور کی خدمت میں اطلاع دینی چاہیئے۔ تا فوری طور پر حضور کی سکیم پر عمل ہوسکے۔ امراء صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں اس کی تحریک فرماویں۔

ابوالمنیر نورالحق
واقف زندگی، ربوہ

بقیّہ لیڈر صـ ۲

دی گئی۔ بلکہ سوا امین احسن اصلاحی (جماعت مودودی) اور مودودی صاحب کے کسی پاکستانی عالم دین کو بھی مقالہ پڑھنے کا موقع نہیں دیا گیا اور صرف علماء کے احتجاج پر بعض کو شمولیت کی اجازت دی گئی۔ معلوم نہیں مجلس مذاکرہ کا اس طرح بیڑا غرق کرنیکی ذمہ داری دراصل کس پر عائد ہوتی ہے ہمیں امید ہے کہ علماء حضرات اسکا ضرور کھوج نکال لینگے +

ضرورت ہے

ضلع لاہور میں ٹیوب ویل سے کاشت کروانے کے لئے ایک تجربہ کار منشی کی ضرورت ہے۔ کم از کم تنخواہ۔ تجربہ۔ عمر کے ساتھ درخواستیں پتہ ذیل پر بھیجیں۔

R معرفت 30-A میکلوڈ روڈ
لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴